

7842 - تجارتی سیل (ریٹ کرنے) لگانے کا حکم

سوال

بعض دوکانیں اور سپر مارکیٹیں سامان کا ریٹ کم کرتے ہیں مثلاً تجارتی اعلان اور گاہک بنانے کے لیے، تو کیا ایک دوکاندار ہونے کے ناطے میرے لیے بھی ایسا کرنا جائز ہے؟ اور ریٹ کی کمی کے دوران خریداری کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اکثر اہل علم سامان اور دوسری سروس اس کی مثل ریٹ سے کم میں فروخت کرنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک یہی ہے اور مالکیہ میں سے ابن رشد اور شافعیہ اور حنابلہ اور ظاہریہ میں سے ابن حزم رحمہم اللہ کا بھی یہی قول ہے، اور اس قول کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

اول:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریٹ کی تحدید اور مقرر کرنے کو ظلم کی ایک نوع اور قسم شمار کیا جس سے رکنا ضروری ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی روزی کم کرنے اور زیادہ کرنے والا اور ریٹ مقرر کرنے والا ہے، میں امید کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے ملوں تو مجھ سے کوئی بھی اپنے حق کا مطالبہ نہ کرے جو میں نے مال اور خون میں اس پر کیا ہو) مسند احمد (3 / 165) (286) جامع الترمذی کتاب البیوع حدیث نمبر (1314) (3 / 597) ابن ماجہ حدیث نمبر (2200) (2 / 741) سب نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

دوم:

شریعت اسلامیہ نے خرید و فروخت اور سب معاملات میں نرمی اور سہولت پر ابھارا ہے۔

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے خریدتے وقت بھی اور فروخت کرتے وقت بھی نرمی کی اور فیصلہ کرتے وقت بھی نرمی کی) . صحیح بخاری حدیث نمبر (2076) (81 / 2) .

اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ریٹ سے کم پر اشیاء فروخت کرنا بھی اس میں داخل ہے۔

ابن رشد رحمہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے بارہ میں جو مارکیٹ والوں کے ریٹ سے کم ریٹ پر سودا فروخت کرتا کہتے ہیں:

(لوگوں کی وجہ سے اس کا شکر ادا کیا جائے گا اور جب اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ایسا کیا تو اسے اس فعل کا اجر و ثواب بھی حاصل ہوگا) دیکھیں: البیان والتحصيل (306 / 9) .

سوم:

یقیناً سامان کی قیمت اور دوسری خدمات، اور اس کا ریٹ اس کے مالکوں کا حق ہے، لہذا ان دونوں میں ان سے یہ روکا نہیں جاسکتا، اور نہ ہی اسے مقرر کرنے میں ان کے آڑے آیا جاسکتا ہے۔

دیکھیں: تبیین الحقائق (28 / 6) المغنی (312 / 6) .

اور بعض علماء کرام کا کہنا ہے کہ سامان اور دوسری خدمات اس کی مثل کے ریٹ سے کم ریٹ پر فروخت کرنا جائز نہیں، مالکیہ کا یہی مسلک ہے۔

اور دلائل قوی ہونے کی بنا پر راجح قول یہی ہے کہ مارکیٹ کے ریٹ سے کم ریٹ پر فروخت کرنا جائز ہے، اور اس لیے کہ خرید و فروخت اور معاوضہ رضامندی پر مبنی ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے خرید و فروخت ہوا النساء (29) .

لہذا جب فروخت کرنے والا اپنی چیز کا کوئی اور خدمت عام ریٹ سے کم قیمت اور ریٹ پر دینے پر رضامند ہے، تو اسے اس سے منع کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی، جیسا کہ بیع میں اصل حلت ہے کیونکہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

اور اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت حلال کی ہے البقرة (275) .

تو اس سے بغیر بااعتماد دلیل کے منع نہیں کیا جاسکتا، لیکن اگر حکمران دیکھتا ہے کہ مثالی ریٹ کے بغیر لوگوں کی مصلحت پوری نہیں ہوتی تو پھر اس سے منع کرسکتا ہے کیونکہ اس کے ترک کرنے میں کئی ایک مفاہد ہیں، تو اس وقت

یہ جائز ہوگا اور اس میں کوئی حرج نہیں۔

کیونکہ لوگوں کے معاش اور ان کے معاملات کی اصلاح مقصود ہے، لہذا اگر یہ اصلاح انہیں عام ریٹ سے کم ریٹ پر فروخت کرنے سے منع کرنے کے بغیر نہیں ہوتی تو یہ جائز ہوگا، بلکہ بعض اوقات تو واجب ہوگا، واللہ تعالیٰ اعلم۔